سیرت النبی میں مزاح اور دل لگی کے پہلو

ابتدائیہ :

جہاں سنجیدگی اور متانت سے بھرپور آپ کی زندگی کے لمحات امت مسلمہ کے لیے مینارہ نور اور مشعل راہ ہیں - وہاں آپ کی زندگی میں سنجیدہ مزاح ، دل لگی اور مسکراہٹ کے خوب صورت اور شگفتہ پھول بھی لائق تقلید ہیں - سنجیدہ مزاح ، دل لگی اور مسکراہٹ ایسے منتر ہیں جن کے ذریعے دلوں کی تسخیر ہوتی ہے اور یہ ایسے آلات ہیں جن کے ذریعے دوسروں کے دلوں میں جگہ بنائی جاتی ہے -

فرمانِ مصطفیٰ :

تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا " تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ " تیرا اپنے بھائی کو دیکھ کر مسکرانا بھی صدقہ ہے -

(مشکوۃ المصابیح 1911)

حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں " مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کہ میں نے رسول کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر مسکرانے والا کسی کو نہیں دیکھا

(ترمذی 3641)

مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ مسکراتے تھے ، تبسم فرماتے تھے ، قہقہہ مار کر ہنستے نہیں تھے - اور دوسری بات یہ تھی کہ مزاح میں بھی آپ حق بات فرماتے -

حدیث پاک میں آیا ہے - صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا " آپ ہم سے ہنسی مزاح کرتے ہیں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا " إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا " میں (مزاح اور خوش طبعی میں بھی) حق کے سوا کچھ نہیں کہتا -

(ترمذی 1990)

بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی :

ایک دفعہ ایک بوڑھی خاتون سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کی یارسول اللہ دعا فرمائیں اللہ کریم مجھے جنت کی بہاریں نصیب فرمائے -

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا " إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا عَجُوزٌ " کوئی بوڑھی عورت جنت میں نہیں جائے گی -

وہ پریشان ہوگئی اور رونے لگی۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے بتاؤ میری مراد یہ تھی کوئی بوڑھی عورت بڑھاپے کی حالت میں جنت میں نہیں جائے گی۔ کیا اس نے قرآن کریم نہیں پڑھا۔ رب کریم ارشاد فرماتا ہے "اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا" کہ ہم نے ان کی بیویوں کو خاص طریقے سے بنایا ہے اور ہم نے انہیں کنواریاں بنایا ہے۔

(سیرت حبیب شیخ ابوبکر الجزائری، 365 درس حدیث)

ہر اونٹ اونٹنی کا بچہ ہی تو ہوتا ہے:

ایک دفعہ ایک آدمی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ مجھے کوئی سواری عطا فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اِنَّا حَامِلُوْكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ" ہم تجھے اونٹنی کا بچہ دیتے ہیں۔ وہ شخص بولا میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ تو سرکار نے ارشاد فرمایا "وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ" ہر اونٹ اونٹنی کا بچہ ہی تو ہوتا ہے

(سنن ابی داؤد 4998)

اس پر لعنت نہ کرو یہ محب رسول ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص، جس کا نام عبداللہ تھا۔ اور لوگ اسے "حمار" کے لقب سے پکارتے تھے۔ اور وہ شخص اپنی باتوں سے حضور کو ہنسایا کرتا تھا (جب کبھی حضور پریشان ہوتے صحابہ کرام کی خواہش ہوتی کہ وہ آدمی آئے اور اپنی باتوں سے حضور کو خوش کردے۔ اس کا طرز عمل کیا تھا؟ بازار سے گھی کا ڈبہ یا شہد کا ڈبہ خریدتا یا جو چیز اچھی لگتی ادھار خریدتا۔ اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بطور تحفہ پیش کردیتا۔ پھر جب دوکاندار قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرتا تو اس دوکان دار کو ساتھ لے کر حضور کی بارگاہ میں آجاتا اور عرض کرتا یارسول اللہ اَعْطِ هٰذَا ثَمَنَ مَتَاعِهٖ" اس کے سامان کی قیمت ادا کریں۔ حضور فرماتے! وہ چیز تو تو نے مجھے تحفۃً، بطور تحفہ دی تھی۔ تو عرض کرتے یارسول اللہ میں تو کنگال ہوں۔ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا دیتے اور اس کی قیمت بھی ادا فرماتے۔

تو یہ حضرت عبداللہ اپنی باتوں سے حضور کو ہنسایا کرتے تھے۔ مگر ایک کمی تھی کہ شراب پینے کے عادی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب پینے کی وجہ سے ان پر حد جاری فرمائی، سزا دی۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد شراب پینے کے جرم میں پکڑ کر لایا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر حد جاری کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اور ان پر حد جاری کی گئی۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا

اَللّٰھُمَّ الْعَنْہُ! مَا اَکْثَرَ مَا یُؤْتٰی بِہٖ اللہ اس پر لعنت کرے۔ (اللہ اپنی رحمت سے دور کرے) کتنی دفعہ اس جرم میں پکڑا جا چکا ہے۔

(مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات سن لی) آپ نے ارشاد فرمایا

لَا تَلْعَنُوْہُ فَوَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُ اِنَّہٗ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ

ہاں، ہاں اس طرح نہ کہو اللہ کی قسم میں نے یہی دیکھا ہے اور یہی جانا ہے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الحدود ح ۶۷۸۵ ص ۲۹۷۸ مکتبۃ البشری کم سیرت النبویہ، سید احمد بن زینی ج ۲ ص 526)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے خوش طبعی:

مشکوۃ شریف کی حدیث ہے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازے سے فارغ ہو کر جنت البقیع (مدینہ پاک کا قبرستان) سے واپس میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نے مجھے اس حالت میں دیکھا کہ میرے سر میں درد تھا اور میں کہہ رہی تھی "وَا رَأْسَاہُ" ہائے درد کی وجہ سے سر پھٹا جا رہا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بَلْ اَنَا یَا عَائِشَۃُ وَا رَأْسَاہُ" نہیں بلکہ عائشہ! میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِي فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ؟"

اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو گئی تو تیرے لیے تو کوئی نقصان نہیں

میں تجھے غسل دوں گا، کفن دوں گا، تمہاری نماز جنازہ پڑھوں گا اور تمہیں قبر میں اتاروں گا

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں! میں نے کہا: کَاَنِّیْ بِكَ وَاللّٰهِ اللہ کی قسم میرا بھی آپ کے متعلق یہی گمان تھا۔

(میری وفات سے آپ کو کیا فرق پڑے گا)

اگر آپ نے (کفن و دفن اور نماز جنازہ کے) یہ سب کام کر لیے تو " لَرَجَعْتَ اِلٰی بَیْتِیْ فَعَرَّسْتَ فِیْهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ " آپ میرے گھر واپس آئیں گے وہاں اپنی کسی بیوی سے شب باشی فرمائیں گے۔ (آپ کو تو کوئی پرواہ نہیں ہو گی۔

(یہ سن کر) مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا دیے۔

(مشکوۃ 5971)

تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں جہاں سنجیدگی اور متانت کا خوب صورت پہلو مشعل راہ ہے وہاں آپ کی زندگی میں سنجیدہ مزاح اور دل لگی بھی لائق تقلید ہے۔

حضرت زاہر سے دل لگی:

حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی " جس کا نام زاہر تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد محبت کرتا تھا۔ جب وہ دیہات سے شہر مدینہ آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کوئی نہ کوئی ہدیہ لے کر آتا اور جب واپس جانے لگتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے بہت سے شہر کے تحفے دے کر بھیجتے۔

اور آپ ارشاد فرماتے تھے کہ زاہر ہمارا دیہات ہے اور ہم اس کا شہر ہیں۔ اگرچہ رنگت کے اعتبار سے وہ قبول صورت نہیں تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت فرماتے تھے

ایک دن وہ اپنا سامان بازار میں بیچ رہا تھا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھ لیا مگر وہ آپ کو نہ دیکھ سکا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے سے آئے۔ اور ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیے اور انہیں لپیٹ لیا

(جس طرح دوست، دوست کے ساتھ کرتا ہے) وہ آدمی کہنے لگا "أَرْسِلْنِي مَنْ هٰذَا"
کون ہے؟ مجھے چھوڑو۔ جب اسے پتا چلا کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ تو
اپنے جسم کو، اپنی پشت کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کے ساتھ ملنے لگا
تاکہ سرکار کے جسم اقدس سے برکت حاصل کروں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا "مَنْ يَّشْتَرِي
الْعَبْدَ" یہ غلام کون خریدے گا۔

وہ آدمی عرض کرتا ہے "يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِي كَاسِدًا"
یارسول اللہ آپ مجھے کھوٹا سکہ ہی پائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
"لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ" لیکن اللہ کے ہاں تو کھوٹا سکہ نہیں ہے بلکہ تمہاری
بڑی قیمت ہے۔
(مسند احمد 12676)

تو مزاح اور خوش طبعی بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔ اس سے
دلوں کی کدورتیں دور ہوتی ہیں۔ دل ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں

ضروری بات:

لیکن یہ بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اسلام میں فقط وہ مزاح جائز
ہے جس میں کسی کی تذلیل نہ ہو، کسی کی بے عزتی نہ ہو اور وہ مذاق جس میں کسی
دوسرے کی دل شکنی ہو، اس کے وقار پہ حرف آئے وہ قطعاً جائز نہیں۔
رب کریم ارشاد فرماتا ہے "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى
اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ"
اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں
ہوسکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں
وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ
اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ہوسکتا ہے وہ جن کا مذاق اڑا رہی ہیں
خود ان سے بہتر ہوں۔
(سورۃ حجرات - 11)